THE INQUILAB

انقلاب

قوموں کی حیات اُن کے تخیل پہ ہے موقوف (اقبالؔ)

قائم شدہ : ۱۹۳۸ء . بانی : عبدالحمید انصاری مرحوم

lumbai (Delhi) • Tuesday , August 2, 2011 • www.inquilab.com

(دہلی) • منگل، ۲؍اگست ۲۰۱۱ء • یکم رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ • جلد نمبر ۷۴ • شمارہ نمبر ۲۰۹

یونیسف کے مطابق دنیا میں اردو بولنے والوں کی تعداد ۴۰ کروڑ

کناڈا میں اردو کے ۱۰؍ریڈیو اسٹیشن ہیں اور ۱۰ سے زیادہ ہفت نامے شائع ہوتے ہیں: ڈاکٹر سید تقی عابدی

خصال مہدی

نئی دہلی: کناڈا میں ۱۰ سے زیادہ ہفت رزہ اردو اخبارات نکلتے ہیں، ۱۰ سے زائد اردو کے ریڈیو ہیں اور ۱۰ سے زیادہ اردو کے ٹیلی ویژن پروگرام ہیں اور اردو اس لحاظ سے باقی ہیں کہ وہاں درجنوں مشاعرے ہوتے ہیں اور بیشتر مساجد میں جمعہ کے خطبات اردو میں ہوتے ہیں۔ کناڈا کے سب سے بڑے شہر ٹورنٹو میں اردو انجمنیں کام انجام دے رہی ہیں اور ٹورنٹو کے علاوہ دیگر شہروں میں بھی بہت سے ہفت روزہ اردو اخبارات نکلتے ہیں۔ جس میں ایک ادبی رسالہ بھی ہوتا ہے۔ صرف اگر ٹورنٹو میں آپ دیکھیں تو ۶ امام باڑے ہیں جس میں دو مہینے ۸ دن تک اردو میں نوحے مرثیے سلام حدیث پڑھے جاتے ہیں۔ تو اردو ان نئی بستیوں میں پھیل رہی ہے۔ ان خیالات کا اظہار کناڈا کے معروف ناقد، شاعر، ادیب اور محقق ڈاکٹر سید تقی عابدی نے انقلاب کے ساتھ ایک خاص ملاقات میں کیا۔ انھوں نے کہا کہ انگلینڈ، امریکہ، کناڈا، عرب امارات، آسٹریلیا، یہ جو ۶ اردو کی نئی بستیاں ہیں، ان میں کناڈا تعداد کے لحاظ سے دوسری بڑی بستی ہے۔ جس میں ایک اندازے کے مطابق تقریباً ۳ سے ساڑھے ۳ لاکھ افراد اس وقت اردو سے تعلق رکھتے ہیں لیکن بیشتر لوگ اردو اسکرپٹ پڑھ نہیں پاتے صرف بولتے ہیں لیکن پھر بھی میرے اندازے کے مطابق تقریباً ۲ لاکھ افراد وہ ہیں جو اردو پڑھ اور اردو لکھ سکتے ہیں۔

کناڈا میں بچوں کو اردو کی تعلیم دئے جانے کے بارے میں انھوں نے بتایا کہ ہمارے پاس سنڈے اسکول ہوتے ہیں، سنڈے اسکول یعنی اتوار کے روز یہ ایک دن کا اسکول ہوتا ہے جس میں قرآن، دینیات، اپنی تہذیبی زبان اردو پڑھتے ہیں۔ لیکن یہ چیز بڑی پابندی سے ہر جگہ نہیں ہے۔ سنڈے اسکول کے علاوہ کناڈا میں بعض مقامات پر اردو کی بنیادی تعلیم کا

> کناڈا میں درجنوں مشاعرے اور بیشتر مساجد میں جمعہ کے خطبات اردو میں ہوتے ہیں۔ ٹورنٹو میں اردو انجمنیں کام انجام دے رہی ہیں اور ٹورنٹو کے علاوہ ہفت روزہ اردو اخبارات نکلتے ہیں۔ جس میں ایک ادبی رسالہ بھی ہوتا ہے۔ صرف ٹورنٹو ۶ امام باڑے ہیں جس میں دو مہینے ۸ دن تک اردو میں نوحے مرثیے سلام حدیث پڑھے جاتے ہیں۔ تو اردو ان نئی بستیوں میں پھیل رہی ہے۔
>
> ——— ڈاکٹر سید تقی عابدی

مقبول نظام الدین نے اردو کا ایک چھوٹا سا اسکول قائم کیا ہے۔ جس میں ۹۰ سے زیادہ بچے زیر تعلیم ہیں۔ بعض مقامات پر اردو کے چھوٹے چھوٹے اسکول ہیں لیکن عام طور سے وہاں پر اردو کی بنیادی تعلیم سنڈے اسکول یا گھروں میں دی جاتی ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ کناڈا

خصوصی ملاقات

کا قانون یہ ہے کہ اگر ایک بچہ پرائمری اسکول میں یہ کہے کہ میں دوسری زبان کے طور پر اردو پڑھنا چاہتا ہوں تو یہ حکومت کناڈا کے لئے لازمی ہے کہ وہ اس کے لئے کسی ٹیچر کا انتظام کرے یا اس طالب علم کو اس مقام پر بھیجے جہاں پر اردو کی تعلیم دی جاتی ہو۔ حکومت کی جانب سے تمام سہولتیں موجود ہیں۔ حکومت گنگا بہا رہی ہے لیکن لوگ اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے ہیں۔ انھوں نے کہا اگر ہمارے پاس اردو کی بنیادی تعلیم ہے اور اس امانت کو ہم اپنی نسلوں میں پوری طریقے سے منتقل نہ کرسکیں تو میں یہ سمجھوں گا کہ ہم نے اردو کیلئے کوئی خاص کام نہیں کیا۔ اردو کی جو بستیاں ہیں جیسے دہلی، لکھنؤ، الہ آباد، کراچی یا پھر لاہور سب میں ارتباط قائم کرکے ہمیں ایک پُل کا کام کرنا چاہیے۔ میں اردو کے تعلق سے افسردہ نہیں ہوں۔ انھوں نے بتایا کہ یونیسکو کے سروے کے مطابق ۴۰ کروڑ لوگ اردو سمجھ سکتے ہیں۔ اگر یونیسکو کے جائزے کو مانیں تو اردو ساتویں نمبر پر ہے۔ لیکن اقوام متحدہ میں اردو چوبیسویں نمبر پر ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم نے اپنی زبان کی طرف زیادہ توجہ نہیں دی۔ ہم نے اپنی زبان اردو لکھانے کی جگہ ہندی، کنڈ، سندھی لکھائی، جس کی وجہ سے ہم پیچھے رہ گئے۔ انھوں نے ہندوستان میں اردو کی ترقی پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اردو کی طرف بہت توجہ دی جا رہی ہے، سیاسی طور پر بھی اور ادبی طور پر بھی بیداری ہے اور اردو کی گزشتہ ۱۰ برسوں میں بہت ترقی ہوئی اور وہ نظر بھی آرہی ہے۔ جب میں ۱۹۷۰ میں دہلی میں طالب علم تھا تب اس زمانے میں اردو کی سمت غفلت ہی غفلت تھی۔ آج میں ہندوستان میں اردو کی ترقی دیکھ کر بہت خوش ہوں۔ ہندوستان میں اردو زبان کا ایک انقلاب آیا ہے۔ جدیدیت آئی ہے۔ لیکن اردو کو روزی روٹی سے جوڑنے کا سلسلہ ابھی بہت ہی معمولی سطح پر ہے۔ جب اردو روٹی روزگار سے جڑ جائے گی اس وقت ہم کہہ سکتے ہیں کہ اردو اور انگریزی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ کوئی بھی زبان ترقی کرتی ہے تو ساتھ ساتھ روزگار بھی لاتی ہے۔ اردو کی ترقی کے تعلق سے حکومت عوام سے توقع نہ رکھے اور عوام حکومت سے توقع نہ رکھیں دونوں اپنا اپنا کام کریں۔ تبھی اردو کی ترقی ممکن ہے۔ انھوں کہا کہ مشاعروں کے ذریعہ اردو کی مقبولیت میں اضافہ ہوتا ہے کیونکہ اس میں بڑی تعداد میں لوگ شرکت کرتے ہیں۔

خیال رہے کہ ڈاکٹر تقی عابدی کناڈا اور دوسرے ممالک میں اردو کی ترویج اور ترقی کے لئے بہت کوشاں ہیں اور وہ کئی عالمی کانفرنسوں کا اہتمام بھی کرچکے ہیں۔